سوال

(159)بیمہ کی صورتیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زندگی کے بیمہ، املاک کا بیمہ ذمہ داری کا بیمہ درمیان شرعا کوئی فرق ہوگا یاتینوں کا حکم ایک ہی ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیمہ کی تینوں مذکورہ قسموں کے درمیان حکما کوئی فرق نہیں ہے تینوں میں یہ ربوا قمار (یعنی: جو) غرر یکساں پایا جاتا ہے اس لئے شرعا تینوں کا حم ایک ہی ہوگا بعض علماء درج ذیل کے معاملات کی روشنی میں املاک اورذمہ داریوں کے بیمہ کے جواز کے قائل ہیں۔

(الف): کوئی شخص کسی کے یہاں اجرت پر اپنی چیز امانت رکھے اوروہ چیز مستودع کے ہاں تلق ہوجائے تو مستودع اس کا ضامن ہوتا ہے اوراس کے اس مثل یا قیمت مستودع کا ادا کرنی پڑتی ہے۔

(ب) راستہ کے خطرات کی ضمانت مثلا: کوئی کسی سے کہے: اسلک ہذاالطریق فانہ آمن وان اخذفیہ مالک فاناضامن اب اگراس راستہ میں جانے والے کے مال کا نقصان ہوجائے تومعاملہ کی روسے عہد کرنے والاا مال کا ضامن ہونے کی وجہ سے ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا اوراسے تلف شدہ مال کا مثل یا قیمت ادا کرنی ہوتی ہے۔

(ج) عقد موالاۃ کہ: اس میں تینوں میں ایک شخص دوسرے کی جنایت سے عائد شدہ مالی تاوان کا ذمہ دار ہونے کی وجہ سے بصورت وارث شرعی (قرابت دار) نہ ہونے کے اس دوسرے شخص کی جائیداد کا وارث ہوتا ہے۔

(د) بعض خاص صورتوں میں مالی وعدہ کے ایفاء کا لزوم وجوب۔

(ہ) عقد حوالہ جس میں ایک شخص دوسرے کے ایک متوقع اور غیر متوقع فائدہ کے حصول کے لئے معین اجرت پر ایک معین عمل اپنے ذمہ لازم کرلیتا ہے۔

(و) عقد حراست: جس میں حفاظت کی غرض وغایت اورامان کی خاطر ایک شخص سے اپنی کسی چیز کی حفاظت وحراست پر متعینہ اجرت کے عوض پر معاملہ کرلیتا ہے۔

(ز) جنایات خطا میں عصبہ کے ذمہ دیت کے عائد ہونے کا مسئلہ ہمارے نزدیک ان مسائل سے املاک وذمہ داری کے بیمہ کے جواز پر استدلال واستنباط بچند ووجو مخدوش ہے:

اولا : اس لئے کہان میں نظام عواقل کے علاوہ بقیہ مسائل فقہاء امت کے درمیان مختلف فیہ ہیں اور بعض توفقہ حنفی کے بھی خلاف ہیں۔

ثانیا : اس لئے کہ بیمہ اوران مسائل کے درمیان کوئی علۃ جامعہ مشترکہ جو حکم کا مرکزی سبب اور مناط موجود نہیں ہے اور مقیس و مقیس علیہ کے درمیان بون بعید ہے۔

ثالثا : اس لئے کہ اگران خدشات سے قطع نظر کرلیا جائے تو بیمہ کے جملہ اقسام میں کھلے ہوئے ربا بالفضل والنسئہ کے پائے جانے سے جملہ نظائر بے اثر ہوکر رہ جاتے ہیں اوران سے مروجہ بیمہ کے جواز پر استدلال صحیح نہیں ہوسکتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 349

محدث فتویٰ